بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۳

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ـ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۱۴۹	۳ وفا ۱۳۴۴ ہش ۲ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ ۳ جولائی ۱۹۶۵ء	جلد ۵۴/۱۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۲ جولائی بوقت ½۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

—○ ربوہ ۲ جولائی۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت درد گردہ کے باعث تاحال ناساز ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے محترمہ سیدہ موصوفہ کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

—● لاہور ۲ جولائی۔ مکرم جناب چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع منٹگمری کی بیماری بہت پیچیدہ اور لمبی ہوتی جا رہی ہے۔ کمزوری بھی بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ اب آپ کو یونائیٹڈ کرسچین ہسپتال لاہور میں بغرض علاج داخل کرایا گیا ہے۔ خون اور پیشاب وغیرہ کے ٹسٹ ہو رہے ہیں۔ جس کے بعد اصل علاج شروع ہوگا۔ احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے جلد صحت یاب فرمائے آمین۔

—● بلومنگٹن (انڈیانا۔ امریکہ)۔ مکرم ڈاکٹر قاضی برکت اللہ صاحب نے جو اعلیٰ تعلیم کے حصول کے سلسلہ میں امریکہ گئے ہوئے تھے۔ انڈیانا یونیورسٹی سے ایم۔ ایس اور پی ایچ۔ ڈی کی ڈگریاں امتیاز کے ساتھ حاصل کی ہیں۔ آپ نے ہر دو ڈگریاں نسبتاً قلیل مدت میں حاصل کر کے شاندار ریکارڈ قائم کیا ہے اب آپ کو پوسٹ ڈاکٹورل ریسرچ کے لئے اسی یونیورسٹی میں منتخب کیا گیا ہے۔ ریسرچ کا یہ سلسلہ موجودہ موسم گرما میں جاری رہے گا۔ ستمبر ۱۹۶۵ء میں آپ مسی سی پی سٹیٹ میں پروفیسر آف سیکنڈری ایجوکیشن کے طور پر کام شروع کریں گے۔ اس پوسٹ کے لئے آپ کو پہلے ہی منتخب کیا جا چکا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی یہ کامیابیاں آپ کے لئے آپ کے خاندان اور سلسلہ

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ پر ایسا ایمان جو عملی شہادت ساتھ نہیں رکھتا محض ایک رسمی ایمان ہے

حقیقی ایمان باللہ گناہوں کی میل کچیل کو جلا کر صاف کر دیتا ہے اور اس کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں

"یہ دھوکا جو انسان کو لگتا ہے کہ وہ خدا کو مانتا ہے باوجودیکہ عملی شہادت اس ایمان کے ساتھ نہیں ہوتی۔ در حقیقت یہ بھی ایک قسم کی مرض ہے جو خطرناک ہے۔ مرض دو قسم کی ہوتی ہے ایک مرض مختلف ہوتی ہے۔ یہ وہ ہوتی ہے جس کا درد محسوس ہوتا ہے جیسے درد سر یا درد گردہ وغیرہ۔ دوسری قسم کی مرض مرض مستوی کہلاتی ہے۔ اس مرض کا درد محسوس نہیں ہوتا اور اس لئے مریض ایک طرح اس کے علاج سے تساہل اور غفلت کرتا ہے جیسے برص کا داغ ہوتا ہے بظاہر اس کا کوئی درد یا دکھ محسوس نہیں ہوتا لیکن آخر کو یہ خطرناک نتائج پیدا کرتا ہے۔ پس خدا پر ایسا ایمان جو عملی شہادتیں ساتھ نہیں رکھتا ایک قسم کی مرض مستوی ہے۔ صرف رسم و عادت کے طور پر مانتا ہے یا یہ کہ باپ دادا سے سنتا تھا کہ کوئی خدا ہے اس لئے مانتا ہے۔ اپنی ذات پر محسوس کر کے کب اس نے اللہ کا اقرار کیا؟ یہ اقرار جس دن اس رنگ میں پیدا ہوتا ہے ساتھ ہی گناہوں کی میل کچیل کو جلا کر صاف کر دیتا ہے اور اس کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں جب تک آثار ظاہر نہ ہوں ماننا نہ ماننا برابر ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ یقین نہیں ہوتا اور یقین کے بغیر ثمرات ظاہر نہیں ہو سکتے۔ دیکھو جن خطرات کا انسان کو یقین ہوتا ہے ان کے نزدیک ہرگز نہیں جاتا مثلاً یہ خطرہ ہو کہ گھر کا شہتیر ٹوٹا ہوا ہے تو وہ کبھی اس کے نیچے جانے اور رہنے کی دلیری نہ کریگا۔ یا یہ معلوم ہو کہ فلاں مقام پر سانپ رہتا ہے اور وہ رات کو پھرا بھی کرتا ہے تو کبھی یہ رات کو اٹھ کر وہاں نہ جائیگا۔ کیونکہ اس کے نتائج کا قطعی اور یقینی علم رکھتا ہے پس اگر خدا کو مان کر ایک پیسہ کے سنکھیا جتنا بھی اثر اور یقین نہیں ہوتا تو سمجھ لو کہ کچھ بھی نہیں مانتا اور اصل یہ ہے کہ ساری خرابی کی جڑھ گیان کی کوتاہی ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد چہارم ص ۳۱۳)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ جولائی ۶۵ء

مسیح ناصری علیہ السلام صلیب پر سے زندہ اُتار لئے گئے

چند روز ہوئے ہم نے الفضل ۲۳/۶/۶۵ میں ایک برطانوی ڈاکٹر جے جی بورن (Bourn) جو سینٹ تھامس ہسپتال لنڈن میں امراضِ غشی کے خصوصی ماہر ہیں کے خیالات پر جو اس نے سنڈے ٹائمز میں ایک مضمون میں پیش کئے مشتمل مضمون شائع کیا تھا۔ ڈاکٹر بورن ایک راسخ العقیدہ مسیحی ہیں۔ انہوں نے اپنے مضمون میں اپنے تجربات کی بناء پر یہ نظریہ پیش کیا ہے کہ صلیب پر لٹکنے کے دوران مسیح پر غشی طاری ہو گئی تھی اور جب انہیں قبر میں رکھا گیا تھا تو وہ مُردہ نہیں تھے۔

ڈاکٹر موصوف نے اپنے نظریہ کے ثبوت میں دلائل بھی پیش کئے ہیں جن کو یہاں نقل کرنے کی ضرورت نہیں البتہ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ڈاکٹر موصوف جو ایک راسخ العقیدہ مسیحی ہیں انہوں نے غشی کے متعلق اپنے تجربات پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اپنے نظریہ کی بنیاد کیوں رکھی ہے۔

یہ سوال اس لئے اہم ہے کہ بظاہر موجودہ عیسائیت کی بنیاد ہی اس بات پر قائم ہے کہ آپ صلیب پر وفات پا گئے تھے اور تین دن قبر میں رہ کر پھر زندہ ہو کر آسمان پر چلے گئے تھے۔ موجودہ مسیحیت کا یہ بنیادی مسئلہ ہے اور کفارہ کے مسئلہ کی بنیاد اسی پر ہے۔ چنانچہ پیش یہ کیا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو خدا تعالےٰ کا اکلوتا بیٹا ہے اس نے لوگوں کے گناہوں کے لئے نہ صرف صلیبی موت کی لعنت برداشت کی بلکہ تین دن مُردہ بھی رہے۔ اگر یہ حصہ حذف کر دیا جائے اور یہ مان لیا جائے کہ آپ صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے اور آپ غشی کی حالت میں صلیب پر سے زندہ اتار لئے گئے تھے اور جب غشی دور ہو گئی اور آپ ہوش میں آ گئے تو قبر سے باہر نکل آئے تو موجودہ عیسائیت کے جسد سے اس کی روح نکل جاتی ہے۔

اس کے باوجود یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ یورپ اور امریکہ میں ایسے لوگ آج موجود ہیں جو اس بعید از قیاس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں اور اس وجہ سے عیسائیت کا قابو مغربی ذہنوں پر سے اُٹھتا چلا جا رہا ہے۔ یورپی عوام جو تبحر باقی سائنس میں آج سب اقوام سے بڑھ گئے ہیں یہ عقیدہ ماننے کے لئے تیار نہیں کہ ایک شخص مر کر تین دن مُردہ بھی رہے اور پھر وہ خود بخود زندہ بھی ہو جائے اور لوگوں سے ملتا جلتا بھی رہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ آج یورپین لوگ تثلیث کو بھی ماننے کے لئے تیار نہیں وہ یہ نہیں مان سکتے کہ تین ایک ہیں اور ایک میں تین خدا ہو سکتے ہیں۔ ان وجوہات کی بنا پر عیسائیت اپنا اثر زائل کر چکی ہے۔ اسلئے اب امریکہ اور یورپ میں یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ یسوع مسیح کو ایک عظیم الشان انسان ہی مانا جائے اور اس وجہ سے وہ کوشش کرتے ہیں کہ یسوع مسیح کے متعلق صحیح معلومات حاصل ہو جائیں اور ان کی بنیاد پر یسوع مسیح کی سوانح حیات مرتب کی جائے۔ چنانچہ اس کوشش کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے یسوع مسیح کی کئی ایک سوانح حیات لکھی بھی گئی ہیں جن کی بنیاد کیلئے دعوےٰ کیا جاتا ہے کہ وہ سچے تاریخی واقعات پر انحصار رکھتی ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان لوگوں نے سخت محنت کی ہے اور بہت چھان بین کر کے یسوع مسیح کو ایک عام انسان کی طرح ایک تاریخی شخصیت ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

ڈاکٹر بورن کے نظریہ نے ان لوگوں کا کام آسان کر دیا ہے۔ کیونکہ اگرچہ بعض تاریخی آثار سے مثلاً اس کفن پر منفی عکس سے جو آج بھی موجود ہے اور جس کے متعلق یقین ہے کہ یہ وہ کفن ہے جس میں یسوع مسیح کو لپیٹا گیا تھا یہ استدلال کیا گیا ہے کہ یہ عکس کسی مُردہ لاش کا نہیں ہو سکتا بلکہ ایسے جسم کا ہے جو مُردہ نہیں ہوا تھا۔ تاہم یہ بات دریافت طلب تھی کہ کیا کوئی انسان ایسی غشی میں مبتلا ہو سکتا ہے کہ بظاہر وہ کافی وقت تک ایک مُردہ نظر آئے۔ سو ڈاکٹر بورن نے اپنے تجربات کی بناء پر یہ نظریہ پیش کر دیا ہے کہ ایسا ہو سکتا ہے اس لئے اس تحقیقات سے ان لوگوں کے قیاس کو بہت تقویت ملتی ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شخصی حیثیت از روئے تاریخ قائم کرنے کے لئے متفکر ہیں۔ کفن متذکرہ بالا کے منفی عکس اور اس نئی تحقیقات سے واضح ہو جاتا ہے کہ ایسی غشی انسان پر طاری ہو سکتی ہے کہ مُردہ نظر آئے مگر درحقیقت زندہ ہو۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیف "مسیح ہندوستان میں" یہی نظریہ پیش کیا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام صلیب پر سے غشی کی حالت میں اتار لئے گئے تھے اور آپکی حالت بظاہر مُردوں جیسی ہو گئی تھی جس سے آپکو مُردہ تصور کر لیا گیا ہو۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"جاننا چاہیئے کہ اگرچہ عیسائیوں کا یہ اعتقاد ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہودا اسکریوطی کی شرارت سے گرفتار ہو کر مصلوب ہو گئے اور پھر زندہ ہو کر آسمان پر چلے گئے لیکن انجیل شریف پر غور کرنے سے یہ اعتقاد سراسر باطل ثابت ہوتا ہے۔ متی باب ۱۲ آیت ۴۰ میں لکھا ہے کہ جیسے کہ یونس تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا ویسا ہی ابنِ آدم تین رات دن زمین کے اندر رہے گا۔ اب ظاہر ہے کہ یونس مچھلی کے پیٹ میں مرا نہیں تھا۔ اور اگر زیادہ سے زیادہ کچھ ہوا تھا تو صرف بیہوشی اور غشی تھی اور خدا کی پاک کتابیں یہ گواہی دیتی ہیں کہ یونس خدا کے فضل سے مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہا اور زندہ نکلا اور آخر قوم نے اسکو قبول کیا۔ پھر اگر حضرت مسیح علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں مر گئے تھے تو مُردہ کو زندہ سے کیا مشابہت اور زندہ کو مُردہ سے کیا مناسبت؟ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ چونکہ مسیح ایک نبی صادق تھا اور جانتا تھا کہ وہ خدا جس کا وہ پیارا تھا لعنتی موت سے اسکو بچائے گا اس لئے اس نے خدا سے الہام پا کر پیشگوئی کے طور پر یہ مثال بیان کی تھی اور اس مثال میں جتلا دیا تھا کہ وہ صلیب پر نہ مرے گا اور نہ لعنت کی لکڑی پر اسکی جان نکلے گی بلکہ یونس نبی کی طرح صرف غشی کی حالت ہو گی اور مسیح نے اس مثال میں یہ بھی اشارہ کیا تھا کہ وہ زمین کے پیٹ سے نکل کر پھر قوم سے ملے گا اور یونس کی طرح قوم میں عزت پائے گا۔ سو یہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی۔"

(مسیح ہندوستان میں صـ ۱۴)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ محض قیاس کے طور پر نہیں فرما دیا بلکہ حوالہ جات کے ایسے حوالے پیش کئے ہیں جن سے یہ نظریہ پایۂ تصدیق کو پہنچ سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی قدرت ہے کہ اب خود کفن کے منفی عکس کے تاریخی آثار اور برطانوی ڈاکٹر بورن نے سائنسی تحقیقات سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نظریہ کی تائید کر دی ہے۔ سیدنا حضرت (باقی صـ پر)

تُو فقط اپنے خدا پر چھوڑ دے

ان بتوں سے سب امیدیں توڑ دے
تُو فقط اپنے خدا پر چھوڑ دے

وقت کا اشہب ہے بگٹٹ جا رہا
کون ہے جو باگ اس کی موڑ دے

شیخ ہے یہ کوچۂ پیرِ مغاں
تم یہاں اپنی خودی کا پھوڑ دے

چھا گیا ہے روحِ مؤمن پر جمود
یا الٰہی پھر اسے جھنجھوڑ دے

نغمۂ اے تنویرؔ نکلے گا ضرور
تارِ دل سازِ ازل سے جوڑ دے

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا غانا میں ورودِ مسعود

ہزارہا افریقن احمدیوں کی طرف سے پُرتپاک خیر مقدم

اسلام اور احمدیت کے ساتھ والہانہ اخلاص کے ایمان افروز مناظر

استقبالیہ تقاریب میں وزراء، دیگر اعلیٰ اور غیر ملکی نمائندگان کی شرکت

صدر نکرومہ سے ملاقات

مرسلہ وکالت تبشیر ربوہ

ہوائی اڈے سے مکرم میاں صاحب معہ اپنے رفقاء کے ہوٹل میں پہونچے اور سامان اپنے کمروں میں رکھتے ہی احمدیہ سکینڈری سکول کے طلباء سے خطاب کرنے کے لئے روانہ ہو گئے۔ ہمارا یہ سکول اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف تعلیم میں بلکہ کھیلوں میں بھی ملک بھر میں ایک ممتاز نام پیدا کر چکا ہے۔ اس سکول کو ایک عرصہ تک یہ فخر بھی حاصل رہا ہے کہ اس کے پرنسپل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے مکرم میاں مجید احمد صاحب رہے ہیں۔ افریقہ کے دور دراز علاقوں کے لئے یہ ایسی باتیں ہیں جو وہاں کی تاریخ میں سنہری حروف میں لکھی جائیں گی۔ انشاء اللہ

سکول کے ہال میں مکرم میاں صاحب کو پرنسپل صاحب نے ایڈریس پیش کیا جس کے جواب میں مکرم میاں صاحب نے طلباء کو بیش قیمت نصائح فرمائیں۔ تعلیم کی طرف توجہ دینے کے علاوہ اپنے روحانی اقدار کا بھی ذکر فرمایا۔ اور طلباء پر اس بات کی اہمیت واضح فرمائی کہ روحانی اقدار و معیار بنایا جائے تو انسان کے سب کام سنور جاتے ہیں۔ سٹوڈنٹس یونین کے صدر نے مکرم میاں صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ اس تقریب کے خاتمے پر مکرم میاں صاحب کو سکول کے مختلف شعبے دکھلائے گئے۔ آپ نے سکول کی ترقی پر اطمینان کا اظہار فرمایا۔ اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس ادارے کو ہر رنگ میں بابرکت کرے۔ آمین۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس سکول کے فارغ التحصیل طلباء اب ملک کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور ان میں سے بہت سے حکومت کے دفاتر میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔

طلباء سے خطاب اور سکول کے معائنے کے بعد مکرم میاں صاحب مشن ہاؤس تشریف لے گئے۔ جہاں قریباً احباب جماعت اور لجنہ اماء اللہ کی ممبرات صفیں بنا کر سڑکوں پر کھڑے تھے۔ یہاں نہ صرف کماسی کے بلکہ گرد و نواح کے حتیٰ کہ وا Wa اور تمالی Tamali اور دور دراز کے علاقوں سے بھی احمدی دوست تشریف لائے ہوئے تھے۔ ان احباب نے اھلاً و سھلاً و مرحباً کے نعروں سے آپ کا استقبال کیا۔

اس علاقہ کی طرف سے استقبالیہ ایڈریس علاقائی صدر الحاج الحسن عطا (جو گزشتہ جلسہ سالانہ پر ربوہ تشریف لائے تھے) نے پڑھا جس میں مبلغین کی مخلصانہ کوششوں کو سراہا گیا تھا۔ اور اس بات کا اظہار کیا گیا تھا۔ کہ یہ علاقے اب اسلام کی قبولیت کے لئے تیار ہیں۔ مزید مبلغین ملنے چاہئیں تاکہ اسلام کی ترقی کی رفتار تیز سے تیز تر کر دی جائے۔ مکرم میاں صاحب نے ایڈریس کے جواب میں ایک نہایت موثر اور ایمان افروز تقریر فرمائی۔

اس تقریر کا وہاں کی لوکل زبان میں بعد میں ترجمہ سنایا گیا۔ اور اس مختصر سی تقریب کے بعد مکرم میاں صاحب سے درخواست کی گئی کہ مشن ہاؤس کی نئی عمارت پر یادگاری پلیٹ (PLAQUE) نصب فرمائیں۔ مکرم میاں صاحب نے دعاؤں کے ساتھ مشن ہاؤس پر پلیٹ نصب فرمائی۔ یہ مشن ہاؤس جس کی عمارت بہت خوبصورت ہے بہت حد تک مکرم مولانا عبد المالک صاحب کی کوششوں کی مرہونِ منت ہے۔ انہوں نے اپنے قیام کے دوران سر توڑ کوشش کر کے اس کے لئے چندہ جمع کیا۔ اور اس عمارت کو شروع کروایا۔ گو عمارت کی تکمیل سے قبل ہی ان کو علالت کے باعث واپس پاکستان آنا پڑا۔

پلیٹ نصب ہو جانے کے بعد جماعت کے منتظمین نے چندہ کی اپیل کی۔ چنانچہ مختلف علاقوں سے آئے ہوئے احمدی دوستوں نے جن میں مرد اور عورتیں دونوں ہی شامل تھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے اٹھارہ ہزار روپے کے قریب رقم مشن کی خدمت میں پیش کر دی۔ جب یہ چندہ جمع کیا جا رہا تھا۔ تو وا Wa کے دوستوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عربی نظم ترنم کے ساتھ سنائی۔ علاقائی صدر الحاج الحسن عطا صاحب نے اشانٹی کی جماعت کی طرف سے سونے کا بنا ہوا قومی نشان پیش کیا جسے مکرم میاں صاحب نے شکریہ کے ساتھ قبول فرما لیا۔

اس تقریب کے لئے وا Wa کے دوست کثرت سے آئے تھے۔ در اصل ان کی دلی خواہش تھی کہ مکرم میاں صاحب وا بھی ضرور تشریف لے جائیں۔ اس کے لئے انہوں نے یہ بھی کوشش کی تھی کہ جماعت کی طرف سے ہوائی جہاز کا انتظام کر لیا جائے لیکن وا میں جہاز اترنے کے لئے موزوں جگہ میسر نہ آنے کی وجہ سے ایسا نہ ہو سکا البتہ اس جماعت نے یہ فیصلہ کیا کہ چونکہ ایسے مواقع بہت ہی کم آتے ہیں۔ بلکہ یہ موقعہ تو ان کی زندگی میں پہلی دفعہ آیا ہے۔ اس لئے انہیں ایک کثیر تعداد میں کماسی جانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور ان کے اخلاص میں برکت دے۔ مشن ہاؤس کی اس تقریب کے بعد الحاج الحسن عطا صاحب نے ہوٹل میں لنچ دیا۔ جس میں تمام مبلغین اور عہدہ داران مدعو تھے۔

مغربی افریقہ کی سیاسی اور سماجی زندگی میں ان کے چیفس ایک بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اور کماسی کے چیف صاحب تو یوں بھی غانا میں ایک بہت بڑی حیثیت کے مالک ہیں۔ لنچ (Lunch) کے بعد شاہ اشانٹی سے ملاقات کا وقت مقرر تھا۔ مکرم میاں صاحب معہ اپنے رفقاء کے ان کے محل پر تشریف لے گئے۔ یہ صاحب جماعت احمدیہ کی دینی اور سماجی کوششوں کے بڑے مداح ہیں۔ گفتگو کے دوران انہوں نے جماعت کے متعلق تعریفی کلمات کہے۔

اس ملاقات کے بعد کماسی کی جماعت نے ہوٹل میں استقبالیہ کا انتظام کر رکھا تھا چنانچہ اس موقعہ پر متعدد افسرانِ حکومت اور عمائدین شہر اور پاکستانی اور ہندوستانی باشندوں سے مکرم میاں صاحب کا تعارف کروایا گیا۔ پانچ تاریخ بروز بدھ مکرم میاں صاحب کماسی سے بذریعہ ہوائی جہاز اکرا تشریف لے گئے۔ کماسی میں مکرم میاں صاحب کے لئے جو کار استعمال کی جا رہی تھی۔ اس پر جماعت احمدیہ کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ اکرا پہنچ کر بذریعہ کار سالٹ پانڈ کے لئے روانہ ہو گئے۔

سالٹ پانڈ سے ایک میل کے فاصلہ پر جماعت کے دوست کثرت کے ساتھ انتظار میں کھڑے تھے اور جب مکرم میاں صاحب کی کار معہ دیگر کاروں کے وہاں پہونچی تو انہوں نے اصرار کیا کہ وہ اپنے اخلاص و محبت کے اظہار کے لئے خود کار کو دھکیل کر سالٹ پانڈ تک لے جائیں گے۔ یہ اور ایسے ہی دیگر محبت سے لبریز نظارے ہر احمدی مرد اور عورت کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث تھے۔

سالٹ پانڈ سے ایک میل کے فاصلہ پر جماعت کے دوست کثرت کے ساتھ انتظار میں کھڑے تھے۔ اور جب مکرم میاں صاحب کی کار معہ دیگر کاروں کے وہاں پہونچی۔ تو انہوں نے اصرار کیا کہ اپنے اخلاص و محبت کے اظہار کے لئے خود کار کو دھکیل کر سالٹ پانڈ تک لے جائیں گے۔ یہ اور ایسے ہی دیگر محبت سے لبریز نظارے ہر احمدی مرد اور عورت کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث تھے۔ سالٹ پانڈ تک بہت سے دوست کار کو خود دھکیلتے اور نعرے لگاتے ہوئے ایک عجیب ایمان پرور نظارہ پیش کر رہے تھے۔

سالٹ پانڈ میں عصر کی نماز کے بعد جماعت کی طرف سے ایڈریس پیش کیا گیا۔ اس استقبالیہ میں بھی اپنی جماعت کے دوستوں کے علاوہ شہر کے مسلمان اور عیسائی عمائدین کو مدعو کیا گیا تھا۔ جب مشن ہاؤس سے جلسہ گاہ تک مکرم میاں صاحب تشریف لے جا رہے تھے۔ تو مقامی دستور کے مطابق ایک بہت رنگدار چھاتہ میاں صاحب پر سایہ کئے ہوئے تھا۔ سڑک پر دو رویہ سکول کے طلباء نیلی وردیوں میں اور ہاتھوں میں جھنڈیاں لئے کھڑے تھے جماعت کے مرکزی عہدہ دار بھی صفوں میں کھڑے تھے۔ مکرم میاں صاحب ان سب سے ملے۔ اور پنڈال میں تشریف لے گئے۔ تلاوت قرآن کریم

کے بعد ایڈریس پیش کیا گیا جس کا مکرم میاں صاحب نے نہایت موزوں جواب دیا۔۔۔ اس کے بعد جماعت کی طرف سے صدر جماعت مسٹر محمد آرتھر (یہ بھی گزشتہ جلسہ سالانہ پر ربوہ تشریف لائے تھے) نے چیفوں کا ایک خاص قومی لباس مکرم میاں صاحب کو تحفہ کے طور پر پیش کیا۔ جمعرات کے دن جماعت کے عہدیداروں سے مختلف امور پر گفتگو ہوئی۔ پہلے مبلغین غانا کے ساتھ میٹنگ ہوئی پھر جماعتوں کے امیر، مبلغین (مرکزی اور لوکل) اور صدر صاحبان کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ ان اجلاسوں میں تبلیغی اور تربیتی امور کے متعلق گفتگو ہوئی اور بعض اہم فیصلے کئے گئے۔

اس کے بعد مکرم میاں صاحب سالٹ پانڈ سے اکرا کے لئے روانہ ہوئے۔ سالٹ پانڈ سے اکرا کا سفر ایک خاص اہمیت کا حامل تھا۔ راستے میں متعدد احمدی دیہات میں مکرم میاں صاحب نے جماعتوں سے ملاقات کی۔ سب سے زیادہ اہم جماعت جو راستے میں آئی وہ اکرافو کی تھی جہاں سے احمدیت کا غانا میں آغاز ہوا۔ وہاں کے ایک احمدی دوست جن کا نام مسٹر مہدی صاحب ہے پہلے احمدیت میں داخل ہوئے تھے۔ یہ صاحب کافی عرصہ سے وفات پا چکے ہیں۔ مکرم میاں صاحب ان کی قبر پر تشریف لے گئے اور وہاں دعا کی۔ اسی طرح ایک لوکل مبلغ کی قبر پر بھی مکرم میاں صاحب نے دعا کی۔

اکرافو کی جماعت نے قومی رواج کے مطابق مکرم میاں صاحب کی خدمت میں تحفۃً ایک بکری، کچھ یام (YAM) اور کچھ انڈے پیش کئے جو مکرم میاں صاحب کی ہدایت کے مطابق غرباء میں تقسیم کر دیئے گئے۔ مکرم میاں صاحب نے اپنی جیب سے دس پونڈ کی مزید رقم بھی عطا کی کہ یہ بیوگان کی مدد کے لئے استعمال کی جائے۔

قارئین الفضل اس رپورٹ سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس دورے میں مکرم میاں صاحب کس قدر مصروف رہے۔ بعض اوقات آپ کی طبیعت زیادہ ناساز ہو جاتی رہی چنانچہ جب سالٹ پانڈ سے اکرا پہنچے تو مکرم میاں صاحب پر Tonsilitis کا شدید حملہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے کرنل ڈاکٹر رمضان صاحب کو کہ انہوں نے بہترین ماہر ڈاکٹر سے علاج کا انتظام کر دیا۔

اس سے اگلے روز صدر نکرومہ سے ملاقات ہوئی۔ ملاقات کے متعلق خیال تو یہ تھا کہ صدر صاحب کی مصروفیات (خصوصاً افریشیائی کانفرنس کی وجہ سے) کے باعث زیادہ سے زیادہ دس پندرہ منٹ تک کے لئے ملاقات ہو سکے گی لیکن نصف گھنٹہ سے بھی زیادہ دیر تک گفتگو جاری رہی۔ صدر صاحب نے جماعت کی کوششوں کو بہت سراہا اور مکرم میاں صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ ان کے نمائندے نہایت اچھا کام کر رہے ہیں۔

صدر صاحب غانا نے مکرم میاں صاحب کی گفتگو میں اتنی دلچسپی کا اظہار کیا کہ جب ان کے پرائیویٹ سیکرٹری نے ایک فوجی افسر کی آمد کی اطلاع دی اور کہا کہ وہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں تو صدر صاحب نے بے ساختہ اسے فرمایا کہ

Forget aont him

یعنی (اسے بھول جاؤ)۔

۸ر تاریخ بروز ہفتہ مغربی افریقہ کے مبلغین کی کانفرنس شروع ہوئی جو اگلے روز تک جاری رہی۔ اس کانفرنس کی رپورٹ الگ بھیجی جائے گی۔ انشاء اللہ۔

۱۰ر تاریخ کو غانا کا دورہ ختم کر کے مکرم میاں صاحب آئیوری کوسٹ کے لئے روانہ ہوئے۔ الحمد للہ کہ غانا کا دورہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر رنگ میں بابرکت کرے۔ آمین۔

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے نظریہ کے ثبوت میں اناجیل کی جو اندرونی شہادت پیش کی ہے اگرچہ وہ پہلے ہی بڑی مضبوط تھی مگر اس سائنٹفک شہادت سے وفاتِ مسیح کا مسئلہ اور بھی صاف ہو گیا ہے اور آجکل کے سائنٹفک ذہن کیلئے پختہ بنیاد حاصل ہو گئی ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم نے جو فرمایا ہے کہ

ما قتلوہ وما صلبوہ ولٰکن شُبّہ لھم

کی صداقت دنیا کے سامنے آشکار ہو گئی ہے اور قرآن کریم کا منجانب اللہ ہونا اور بھی واضح ہو گیا ہے۔ دیکھئے کتنی صاف بات صاف صاف الفاظ میں قرآن کریم نے کہہ دی ہے کہ

یہودیوں نے نہ اسکو قتل کیا اور نہ
صلیب پر ہی مارا لیکن وہ ان کیلئے
مُردہ کی مانند ہو گیا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "مسیح ہندوستان میں" اس قابل ہے کہ اس کو دنیا کی تمام مشہور زبانوں میں لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں پھیلا دیا جائے کیونکہ جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے حضرت عیسےٰ کی وفات میں اسلام کی حیات ہے۔ اور یہ ایسی بات ہے جس کو خود بڑے بڑے مسیحی عالموں نے تسلیم کیا ہے کہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر وفات پا کر دوبارہ زندہ نہیں ہوئے بلکہ ان پر ایسی غشی طاری ہو گئی تھی جس سے آپ مُردوں کے مشابہ ہو گئے تھے تو موجودہ مسیحیت کی تمام عمارت دھڑام سے زمین پر آ رہتی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جلدی ایسا ہوگا۔ اور قرآن کریم کی صداقت تمام دنیا پر کھل جائے گی +

جماعتی اتحاد کی قدر و قیمت

(مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے ربوہ)

جماعتِ احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت کو علیٰ وجہ البصیرت اللہ تعالیٰ کے انعامات میں سے نبوت کے بعد سب سے بڑا اور اہم انعام خیال کرتی ہے اور اس کی قدر و قیمت کو خوب سمجھتی ہے اور وہ خلافت کے ثمرات سے ایک لمبے عرصے تک خوب اچھی طرح سے متمتّع ہو چکی ہے۔ اسے یہ یقین ہے کہ نبوت کی طرح خلافت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی آتی ہے۔ اور خلفاء اللہ تعالیٰ ہی مقرر کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا سایہ خلفاء کے سر پر ہوتا ہے اور وہ انہیں حسب وعدہ قرآن کریم اپنی تائیداتِ سماویہ سے نوازتا چلا جاتا ہے۔ عملی طور پر مؤیدینِ خلافت و منکرینِ خلافت کے ساتھ الٰہی تائیدات کا نمایاں اور بیّن فرق اظہر من الشمس ہے۔

لیکن نبوت اور خلافت میں ایک فرق ہے اور وہ یہ کہ نبوت اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمانیت کے تحت بغیر بندوں کے اعمالِ جاذبہ کے روحانی خشک سالی کی حالت میں بارانِ رحمت بن کر دنیا میں نازل ہوتی ہے۔ لیکن خلافت اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحیمیت کے تحت مومنوں کے ایمان اور اعمالِ صالحہ کے انعام کے طور پر نازل کی جاتی ہے اور اگر یہ شرائط مفقود ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ یہ انعام واپس بھی لے لیا کرتا ہے۔ جیسا کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کے بعد ہوا کہ تیس سالہ دورِ خلافتِ راشدہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ انعام واپس لے لیا اس لئے مومنوں کی جماعت کا بڑا ہی اہم فرض ہے کہ وہ خلافت کی قدر و قیمت سمجھنے کے ساتھ ان اعمالِ صالحہ کو بھی جانے جو قیام و دوام انعام الٰہی (یعنی خلافت) کے لئے ضروری ہیں۔ ان اعمالِ صالحہ کا تجزیہ دو طرح سے ہو سکتا ہے ایک مثبت طور پر اور ایک منفی طور پر۔ مثبت طور پر اس طرح کہ وہ کون کون سے اعمال ہیں جو مخصوص طور پر دوام انعام خلافت کیلئے ضروری ہوا کرتے ہیں۔ منفی طور پر اس طرح سے کہ وہ کون سے اعمالِ سیئہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو جذب کرتے ہیں جس کی وجہ سے مومنوں کی جماعت خلافت کے انعامِ خداوندی سے محروم کر دی جاتی ہے۔

آج ان منفی قسم کے اعمال میں سے صرف ایک امر کا تذکرہ کرنا مقصود ہے۔ یعنی ایسے اعمال خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو بھڑکانے کا موجب ہو جایا کرتے ہیں جو قومی وحدت و اتحاد کے شیرازے کو بکھیر دینے کا موجب ہوں۔ جو مومنوں کے قلوب میں تالیف کی بجائے افتراق و تشتت پیدا کر دیں۔ اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور ان کے خلفاء مومنوں کے لئے بمنزلہ روحانی باپ کے ہوتے ہیں اور ان کی موجودگی میں تمام مومن بھائیوں کی طرح سے ہوتے ہیں جو ایک باپ کے اشارے پر حرکت کرنیوالے ہوں۔ مومن اپنی اطاعت و فرمانبرداری کو صرف انبیاء اور ان کے خلفاء تک ہی محدود نہیں رکھتے بلکہ ان کے قائم کردہ نظام سے بھی وہ مخلصانہ اطاعت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ اطاعت کا لفظ طوع سے نکلا ہے جس میں خوشی سے اور رضاکارانہ طور پر کام کرنے کے معنے پائے جاتے ہیں۔

پس اطاعت اس امر کو کہتے ہیں کہ انسان اپنی خوشی و رضا سے دل میں فیصلہ کر لے کہ اُس نے اپنے اولی الامر کے احکام کی سچے دل سے پیروی کرنی ہے۔ ومن اطاع امیری فقد اطاعنی ومن عصی امیری فقد عصانی کے مطابق مومن خدا اور رسول اور ان کے خلفاء کے قائم کردہ نظام کی بھی پوری پوری اطاعت کرتے ہیں۔ اور کوئی حرکت و عمل ایسا نہیں کرتے جس کے ذریعہ نظام کی مضبوطی میں خلل پیدا ہو۔ جماعتی اتحاد میں رخنہ اندازی ہو۔ تالیف قلوب میں کمزوری۔ وہ نظام کی تمام کڑیوں کو مضبوطی سے تھامے رکھتے ہیں جن کے انتہائی نقطے انبیاء یا خلفاء ہوتے ہیں۔

قرآن کریم نے اس کے لئے حبل اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کی

رسی کے الفاظ استعمال کئے ہیں اس رسی یا زنجیر کا اوپر کا سرا تو انبیاء یا خلفاء ہوتے ہیں اور ان کے نیچے کی کڑیاں اس نظام پر مشتمل ہوتی ہیں۔ جن کو انبیاء یا خلفاء قائم کرتے ہیں۔ اس حبل اللہ کی سب کڑیاں ہی ایک رنگ میں اہم ہیں۔ اگرچہ انبیاء اور خلفاء اس رسی کا اوپر والا آخری نقطہ ہوتے ہیں۔ لیکن اگر اس حبل اللہ کو درمیان میں سے یا بالکل نچلی طرف سے بھی کسی جگہ سے کاٹ دیا جائے تو ظاہر ہے کہ اس کو تھامنے والے دھڑام سے نیچے آگریں گے۔ پس مرکزی نظام کی مضبوطی کو قائم رکھنا دونوں کا اہم فریضہ ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ:۔

یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا وکنتم علی شفا حفرۃ من النار فانقذکم منہا۔ کذالک یبین اللہ لکم آیاتہ لعلکم تہتدون ۝

(آل عمران ۱۰۳-۱۰۴)

یعنی اے ایماندارو۔ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ جیسا کہ تقویٰ اختیار کرنے کا حق ہے اور تم پر صرف ایسی حالت میں موت آئے کہ تم پورے طور پر فرمانبردار ہو یعنی اپنی عمر کی ہر گھڑی اطاعت پر کمربستہ رہو۔ معلوم نہیں موت کس وقت آجائے گی۔ یہی کمال تقویٰ ہے۔ جو ایک مومن کا شعار ہے پھر فرمایا کہ تم سب کے سب اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ تنظیم و وحدت کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے اندر پراگندگی اور افتراق نہ پیدا ہونے دو۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس عظیم احسان کو یاد کرو جو اس نے تم پر کیا کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر اس نے اپنے انبیاء اور خلفاء کے ذریعہ سے تمہارے دلوں کو الفت و اخوت کی لڑی میں پرو دیا۔ جس کے نتیجہ میں اسکے احسان سے تم بھائی بھائی بن گئے اور تم فتنہ فساد کے نتیجے میں پیش آنے والی ہلاکت کی آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے مگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس سے بچا لیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنی آیات کو بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

اسی طرح ایک اور مقام پر قومی اور جماعتی اتحاد کی اہمیت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفاً کانہم بنیان مرصوص۔ (الصف: ۵)

یعنی اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اسکے راستے میں صف باندھ کر لڑتے ہیں گویا وہ دیوار ہیں۔ جس کی مضبوطی کے لئے اس پر سیسہ پگھلا کر ڈالا گیا ہو۔

مندرجہ بالا آیات کریمہ سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب کسی قوم میں وحدت اور اتحاد کا انعام اس کے انبیاء اور ان کے خلفاء کے ذریعہ سے نازل کر دیا جائے تو اس اتحاد میں رخنہ اندازی کرنے والے بہت بڑے ظلم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمایا ہے کہ اپنے اولی الامر کی ہر حالت میں اطاعت کرو۔ اور اگر وہ بعض ناجائز امور کے مرتکب بھی ہوں تو انہیں برداشت کرو سوائے اسکے کہ وہ تمہیں کھلے کھلے کفر پر مجبور کرنے کی کوشش کریں جس کے خلاف تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھلی کھلی دلیل موجود ہو۔ یعنی قرآن کریم کی نص صریح موجود ہو چنانچہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ:۔

الا ان تروا کفراً بواحاً عندکم من اللہ فیہ برھان

متفق علیہ۔

(مشکوٰۃ کتاب الامارۃ والقضاء)

اسی طرح ایک دوسری حدیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ میرے بعد تم پر بعض ظلم کرنے والے حکام بھی قائم ہوں گے۔ تو اس وقت صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ ایسی حالت میں کیا ہم ان کی اطاعت ترک نہ کر دیں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تکرار سے فرمایا:۔

لا ما اقاموا فیکم الصلوٰۃ
لا ما اقاموا فیکم الصلوٰۃ

یعنی ہرگز نہیں تم ان کی اطاعت ترک نہ کرو جب تک کہ وہ تم میں نماز کو قائم کریں۔ اس میں بھی یہ اشارہ ہے کہ جب تک وہ تم میں قومی وحدت کے قیام کا ذریعہ بنے رہیں۔ اس وقت تک تم اپنے جذبات کی قربانی کرتے ہوئے وحدت کے شیرازے کو ہرگز بکھرنے نہ دینا اور اپنے حکام کی چھوٹی موٹی زیادتیوں کو برداشت کر لینا۔

ایک روایت میں ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے حضور علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر ہمارے اولی الامر ہمارے حقوق غصب کریں تو پھر ہم کیا کریں؟ یعنی ان کی اطاعت ترک نہ کریں؟ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ان کا حق ان کو دو اور اپنا حق خدا سے مانگو یعنی اطاعت پھر بھی فرض ہے۔ ہاں ان کی اصلاح کے لئے تم خدا تعالیٰ سے دعا کرو۔ کیونکہ تم ایک زندہ اور باتصرف ہستی کو اپنا رب مانتے ہو۔ وہ یا تمہارے اولی الامر کی اصلاح کر دے گا یا ان کو تبدیل کر دے گا۔ وہ حکیم خدا اپنی حکمت کے تقاضوں کے تحت تمہارے لئے ضرور کوئی نہ کوئی بہتری کی صورت پیدا کر دے گا۔

ہاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی نصیحت فرمائی ہے اور اپنے صحابہ سے عہد لیا کہ علیٰ ان نقول بالحق۔ اینما کنا لا نخاف فی اللہ لومۃ لائم

(مشکوٰۃ کتاب الامارۃ والقضاء)

یعنی صحابہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نصیحت کی کہ ہم جہاں کہیں بھی ہوں حق بات کہنے میں کوئی جھجک محسوس نہ کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی ذرہ بھر بھی پرواہ نہ کریں۔

لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ کسی عیب یا غلطی یا خامی کو دیکھ کر بے موقعہ اس کا ڈھنڈورا پیٹنا شروع کر دیا جائے۔ ایسی صورت میں تو یہ چیز غیبت یا اشاعت فواحش کی صورت اختیار کرے گی۔ کلمہ حق کہنے کا مطلب صرف یہ ہے کہ جس شخص میں کوئی کمی دیکھو تو اس کے لئے دعائیں کرتے ہوئے اسے مخلصانہ اور برادرانہ نصیحت کر دو یا پھر نظام کے اصولی افسران تک جن کے ہاتھ میں اصلاح کا معاملہ ہو۔ وہ بات پہنچاؤ اور اس امر میں کسی ناجائز رعب یا دبدبے سے مرعوب نہ ہو۔ دراصل انسان پبلک میں غیبت کرتا ہی تب ہے جب وہ بزدل ہوتا ہے اور اس کی بزدلی اسے اصولی افسران کے سامنے جا کر بات کرنے سے روکتی ہے۔

نماز باجماعت دن میں پانچ دفعہ ہمیں وحدت اور اتحاد کا سبق دیتی ہے کہ اگر تمہارا لیڈر غلطی بھی کرے تو اس کو احسن طریق سے توجہ تو دلا دو۔ مگر اگر وہ اپنی غلطی پر مُصر ہو تو تم بہرحال اس کی اطاعت کرو اور وحدت میں فرق نہ آنے دو۔ اسی طرح سے نماز باجماعت میں اگر مثلاً وضو ٹوٹ جانے کی وجہ سے امام کو اپنی جگہ چھوڑنی پڑے تو فوراً وہ کسی دوسرے شخص کو اپنی جگہ پر کھڑا کر دے گا۔ اور جماعت کے اتحاد عمل میں کوئی فرق نہیں آنے دیا جائیگا امام الصلوٰۃ کے بارہ میں فقہا کا یہی فتویٰ ہے کہ اپنا امام چنتے وقت تو ہم ضرور یہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ ہم نیک اور عالم شخص کو "امام الصلوٰۃ" بنائیں۔ لیکن اگر کوئی ایسا شخص نماز کا امام بنا دیا جائے۔ جس کے اندر ہمیں بعض عیوب اور غلطیوں کا علم ہو۔ تو اس علم کی وجہ سے اس کے پیچھے نماز پڑھنے کو ترک کرنا ہرگز جائز نہیں۔ ہاں امام الصلوٰۃ کا مومن ہونا بہرحال شرط ہے۔

قرآن کریم میں اشارۃ النص کے طور پر یہ مضمون بھی بیان کیا گیا ہے کہ اسلامی روح یہی ہے کہ قوم کے افراد ایک ہی ہاتھ کے اشارے کے منتظر رہیں۔ کسی فرد کو کوئی ایسی حرکت یا کارروائی بجا نہیں جو قوم میں لیڈر شپ کے معاملہ میں دوئی پیدا کر دے۔ کیونکہ اس سے اتحاد میں رخنہ پیدا ہونے کا اندیشہ ہے اور فتنہ پیدا ہونے کا امکان ہے۔ وقال اللہ تعالیٰ۔ الفتنۃ اشد من القتل۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی۔ (الحجرات) یعنی اے مومنو! نبی کی آواز سے اپنی آوازوں کو بلند نہ کرو کیونکہ یہ بے ادبی کا طریق ہے اور ہو سکتا ہے کہ تمہاری بلند آوازوں کی وجہ سے مرکزی نقطے کی آواز نہ سنی جا سکے اور نقصان کی صورت پیدا ہو۔ اگرچہ یہ آیت مخصوص طور پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے مگر اس سے یہ استدلال ضرور ہوتا ہے کہ قوم کے مرکزی نقطے کی آواز سے اپنی آواز کو بلند کرنا مناسب نہیں ورنہ اندیشہ ہے کہ مرکزی آواز دب کر رہ جائے یا قوم میں دو نقطے پیدا ہو جائیں اور وحدت اور اتحاد کا شیرازہ بکھر جائے۔

قرآن کریم میں ایک نہایت ہی لطیف واقعہ بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کو قوم میں اپنا خلیفہ بنا کر کوہ طور پر گئے۔ بعد میں سامری نے قوم کے بعض لوگوں کو گوسالہ پرستی کی طرف راغب کر دیا۔ حضرت ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قائمقام تھے اور خود بھی "نبی اللہ" تھے بظاہر ان کا فرض تھا کہ وہ سامری کے خلاف سخت ایکشن لیتے مگر اس خیال سے کہ کہیں قوم دو ٹکڑوں میں تقسیم نہ ہو جائے۔ انہوں نے اپنے اصل صاحب اختیار بھائی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا انتظار کیا ہاں قوم کو وعظ و نصیحت کرنے میں کمی نہیں کی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب علم ہوا کہ انکی قوم کے بعض لوگوں نے شرک کا راستہ اختیار کیا ہے تو طبعی طور پر توحید باری تعالیٰ کی غیرت کی وجہ سے غیظ و غضب کے جذبات سے بھر گئے انہیں حضرت ہارون علیہ السلام کے خلاف بھی یہ غصہ پیدا ہوا کہ انہوں نے شرک جیسے قبیح فعل کو کیوں برداشت کر لیا چنانچہ وہ واپس آئے اور حضرت ہارون علیہ السلام پر برس پڑے اور ان کے سر اور داڑھی کو پکڑ لیا اس پر حضرت ہارون علیہ السلام نے انہیں مخاطب کر کے کہا کہ اے میری ماں جائے! میری داڑھی اور سر کو چھوڑ دیں میں نے صرف اس خیال سے کوئی سخت ایکشن شرک جیسے قبیح فعل کے خلاف نہیں لیا کہ کہیں آپ کو یہ شکوہ پیدا نہ ہو کہ تم نے بنی اسرائیل کو دو ٹکڑوں میں کیوں تقسیم کر دیا اور میرے آنے کا انتظار کیوں نہ کیا حضرت موسیٰؑ نے اپنے عمر کے بڑے اور درجے میں چھوٹے بھائی کے اس عذر کو قبول کیا اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قومی وحدت اور اتحاد ایسا ضروری ہے کہ اسکی خاطر خد

کے ایک ہی نے شرک جیسے قبیح گناہ پر سخت ایکشن لینا ملتوی کر دیا اور ان سے درجہ میں بالا نبی نے ان کے اس فعل کے جواز کو قبول کر لیا خلاصہ کلام یہ کہ انبیاء یا خلفائے راشدین کی موجودگی میں کسی دوئی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا قوم کا ہر فرد ایک ہی مرکزی نقطہ کے اشارے کا منتظر رہتا ہے ہاں انبیاء یا خلفائے راشدین کی عدم موجودگی میں بھی لازم ہے کہ مرکزی سالمیت اور قوم کے اتحاد کو بہر حال قائم رکھا جائے خواہ کچھ بھی ہو اور اپنے جذبات کی قربانی کیوں نہ دینی پڑے۔ کیونکہ قومی اتحاد کو قائم رکھنا ایسی اصلاح کی کوشش سے بہتر ہے جس کے نتیجہ میں قوم میں افتراق و انتشار پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ کا کلام۔ سنت انبیاء کا یہی منشاء ہے۔ اسی طرح سے نماز با جماعت میں بھی ہمیں یہی سبق پڑھایا جاتا ہے کہ اپنے امام کو صرف مؤدبانہ طور پر توجہ دلا دو۔ لیکن اگر وہ غلطی پر مصر ہے تو تم بھی اسکے ساتھ مل کر غلطی کرو۔ در اصل ترک اطاعت کا جذبہ پیدا ہونے کا ایک نفسیاتی محرک ——— انا خیر منہ ——— کا جذبہ پیدا ہو جانا بھی ہے۔ انسان اپنے اولی الامر سے اپنے آپ کو کلی طور پر یا جزئی طور پر افضل سمجھتا ہے۔ اور اسکے ساتھ تعاون کرنے کو اہمیت نہیں دیتا اور آہستہ آہستہ ترک اطاعت پر آ جاتا ہے۔ آدم اور ابلیس کے قصے میں اللہ تعالیٰ نے ابلیس کے دعویٰ ——— انا خیر منہ ——— کو ناقابل التفات سمجھ کر اس کا جواب نہیں دیا کیونکہ اصل سوال یہ نہیں کہ اعلیٰ کون ہے اور ادنیٰ کون ہے۔ اصل سوال تو یہ ہے کہ بالفعل آگے کون ہے اور پیچھے کون ہے۔ اور کس پر کس کی اطاعت فرض ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے زمانے میں بعض مسلمانوں سے یہی غلطی ہوئی کہ انہوں نے جذبات کی رو میں بہہ کر فوری قصاص پر زور دیا اور مرکزی آواز کا انتظار نہ کیا بلکہ اس کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئے ان میں سے اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم تو آخر اپنی غلطی پر نادم ہوئے مگر دوسرے بعض لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جنگ جاری رکھی اور قوم کے وحدت کے شیرازے کو توڑ کر رکھ دیا۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد انعام خلافت واپس لے لیا۔

اگر ہم بھی جذبات کی رو میں بہہ جائیں تو ہمیں بھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اختلاف کرنیوالے لوگوں مثلاً حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے ہمدردی پیدا ہوتی ہے کہ آخر وہ یہی کہتے تھے کہ ان لوگوں سے قصاص لیا جائے اور فوری طور پر لیا جائے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ ایک مقدس خلیفہ کا خون بہایا ہے۔ مگر اس امت کے حکم و عدل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تیرہ سو سال کے بعد آ کر ہمیں اپنی کتاب "سرّ الخلافۃ" میں یہ فیصلہ فرمایا ہے

والحق ان الحق کان مع المرتضیٰ
ومن قاتلہ فی وقتہ فقد بغیٰ وطغیٰ

یعنی حق یہی ہے کہ حق حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف تھا اور جس نے بھی آپ کی خلافت کے ایام میں آپ سے جنگ کی اور پھر اس نے رجوع نہ کیا ظاہری طور پر ضرور (بالضرور) وہ باغی اور طاغی کے لقب کا مستحق ہو گا۔ کیونکہ اس نے قومی اتحاد کو توڑ دیا۔ وحدت کے شیرازے کو بکھیر دیا جس کا عملی اثر یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ ناراض ہوا اور اس خلافت راشدہ جیسا عظیم انعام امت سے واپس لے لیا۔ اب خلافت احمدیہ کا زمانہ ہے جس کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ملوک عضوض اور ملک جبریہ کے بعد اللہ تعالیٰ پھر امت میں خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم کرے گا۔

(ثم تکون الخلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ)

سو تیرہ سو سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب الصادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ کو پورا کر دیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے ہمیں پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے انعام سے نوازا ہے۔ ساری جماعت احمدیہ کا فرض ہے کہ وہ دعائیں کرتی رہے کہ اللہ تعالیٰ اس انعام کو ہمارے درمیان ہمیشہ قائم رکھے۔ عملی طور پر ہمیں کوئی ایسی حرکت یا عمل ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ جو جماعت کے مرکزی نظام میں رخنہ اندازی کا موجب ہو اور خدا وہ دن نہ لائے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے ناراض ہو کر خلافت یا قدرت ثانیہ کے انعام کو ہم سے واپس لے لے پس جہاں دعا ضروری ہے وہاں اعمال صالحہ بھی ضروری ہیں۔ اور خصوصاً منفی قسم کے اعمال سیئہ سے بچنا از بس لازمی ہے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو بھڑکا کر انعام خلافت کے واپس لئے جانے کا موجب بن جایا کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

(لا یلدغ المومن من جحر واحد مرتین)

کہ مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہم افتراق و تشتت کے سانپ کے سوراخ سے ڈسے جا چکے ہیں۔ ہمیں پوری کوشش کرنی چاہیئے کہ کہیں دوسری دفعہ یہ سانپ ہمیں نہ ڈسے اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ رکھے اور ہم سب کو نظام خلافت سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس طرح سے نظام خلافت کی روح کو بھی سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم سے کوئی ایسا قول یا فعل سرزد نہ ہو جو قومی اتحاد کی صفوں میں چھوٹے سے چھوٹا رخنہ پیدا کرنے کا موجب بنے۔ آمین ثم آمین! ۴

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کر سکتا ہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے

وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مثل نمبر ۱۷۸۶۰:۔ میں تاج الدین ولد میاں نور الدین صاحب مرحوم قوم سندھو پیشہ پنشنر عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۹ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد ایک مکان محلہ دار الرحمت مالیتی ۵۰۰۰/- روپے ہے۔ جو دس مرلہ تعمیر شدہ ہے اسکے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں۔ میرا گذارہ میری ماہوار پنشن پر ہے جو مبلغ ۵۱/- روپے ہے۔ میں اپنی اس جائیداد اور آمد کے جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے جاری کی جائے۔

العبد:۔ تاج الدین محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد:۔ محمد رفیق سیکرٹری وصایا دار الصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد:۔ ظہور حسین انچارج شعبہ رشتہ ناطہ

مثل نمبر ۱۷۸۶۱:۔ میں عالم بی بی زوجہ عبد اللہ صاحب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری نہ تو کوئی جائیداد ہے اور نہ ہی کوئی زیور فی الحال میرا ذریعہ آمد بھی کوئی نہیں۔ میرا حق مہر ۵۰۰/- روپے ہے جو بذمہ خاوند ہے۔ میں اپنے حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد جس قدر میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے جاری فرمائی جائے

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا عالم بی بی

گواہ شد:۔ محمد علی ولد شیر محمد

گواہ شد:۔ نشان انگوٹھا نواب دین۔

مثل نمبر ۱۷۸۶۲:۔ میں عبد الحق ولد وزیر دین صاحب قوم آرائیں پیشہ زمینداری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک نمبر ۲۷۶ گ ب کھوڑال ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۳/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں زرعی زمین ساڑھے پندرہ ایکڑ واقع چک نمبر ۲۷۶ گ ب کھوڑال براستہ [illegible] تحصیل و ضلع لائلپور جس کی موجودہ قیمت ۳۱ ہزار روپے ہے (فی ایکڑ دو ہزار روپے) میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نشان انگوٹھا عبد الحق

گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل بقلم خود

گواہ شد:۔ عبد الخالق پسر موصی۔

۴ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔

وَاٰخِرُ كَلِمِنَا حَمْدٌ وَّشُكْرٌ لِرَبٍّ مُحْسِنٍ ذِی الْاِمْتِنَانِ

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

الجزیرہ یکم جولائی۔ بن بیلا کے مخالف الجزائری لیڈر کرنل یوسف بن خدہ نے انقلابی کونسل اور کرنل ابو محی الدین کی حکومت کی حمایت کا اعلان کر دیا ہے۔ مسٹر خدہ پہلے سیاسی لیڈر ہیں جنہوں نے انقلابی کونسل کی حمایت کی ہے۔ باخبر حلقوں نے خیال ظاہر کیا ہے کہ کرنل ابو محی الدین اب بہت جلد انقلابی کونسل اور کابینہ کی باضابطہ تشکیل کا اعلان کردیں گے۔

ان حلقوں نے اس امکان کا بھی اظہار کیا ہے کہ مسٹر یوسف بن خدہ نئی کابینہ میں شامل ہوں گے انقلابی کونسل یا کابینہ پندرہ ارکان پر مشتمل ہوگی جس میں دس فوجی افسر اور باقی سول ارکان شامل ہوں گے۔

● واشنگٹن یکم جولائی۔ امریکی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے رن کچھ میں جنگ بندی پر اظہار مسرت کیا ہے۔ اس نے کہا ہے کہ اگر اس خبر کی تصدیق ہو جائے کہ رن کچھ میں پاکستان اور بھارت کی فوجوں نے لڑائی بند کر دی ہے تو امریکی حکومت کو اس سے بڑی خوشی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ابھی تک جنگ بندی کے بارے میں سرکاری طور پر اطلاع نہیں ملی ہے ہم نے بھی اس خبر کو اخباروں میں پڑھا ہے۔ یہ ایک اچھی خبر ہے اور ہم اس کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ امید ہے کہ دونوں ملکوں کے اس اقدام سے رن کچھ کا تنازعہ بات چیت کے ذریعے طے ہونے کے لئے راہ ہموار ہو جائے گی۔

● قاہرہ یکم جولائی۔ چین کے وزیر خارجہ مارشل چن ژی نے کہا ہے کہ دوسری افریشیائی کانفرنس کو زیادہ کامیاب بنانے کے لئے اسے ملتوی کرنا ضروری تھا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ چین دوسری افریشیائی کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے دوسرے افریشیائی ملکوں کے ساتھ تعاون کرے گا۔ اور کسی کو اسے ناکام بنانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

● کراچی یکم جولائی۔ حکومت پاکستان نے سوئٹزرلینڈ میں متعین پاکستان کے سفیر مسٹر حبیب الرحمن کو برما میں سفیر نامزد کیا ہے۔ مسٹر حبیب الرحمن ۱۹۰۹ء میں پیدا ہوئے اور سفارتی عہدہ پر فائز ہونے سے قبل وہ سیاست میں نمایاں کردار ادا کرتے رہے ۱۹۵۰ء میں وہ ترکی میں متعین کئے جانے والے پہلے سفارتی نمائندہ تھے۔ اس کے بعد ۱۹۵۳ء تا ۱۹۵۶ء وہ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں ہائی کمشنر رہے۔ مسٹر حبیب الرحمن کو اس کے بعد بلجیم میں پاکستان کا سفیر مقرر کیا گیا۔

● لاہور یکم جولائی۔ آج صبح سے تمام پرانے سکے عملی طور پر ختم ہو جائیں گے اور ملک میں کرنسی کا اعشاری نظام مکمل طور پر نافذ ہو جائے گا۔ پرانا پیسہ اور ٹکہ اس سے قبل ہی واپس لیا جا چکا ہے آج سے آنے اور دونیاں بھی چلنی بند ہو جائیں گی۔ اس کے بعد پرانے سکوں میں سے چونی اور اٹھنی باقی رہ جائیں گی۔ لیکن یہ سکے کیونکہ نئے ۲۵ اور ۵۰ پیسے کے سکوں کے بالکل ہم قدر ہیں۔ لہٰذا یہ نئے اعشاری نظام کا جزو بن گئے ہیں اور ۲۵ اور ۵۰ پیسے کے نئے سکوں کے ساتھ چلتے رہیں گے دو آنے کے سکوں کے خاتمے کے ساتھ ہی نئے اور پرانے سکوں کے تبادلے میں جو الجھنیں تھیں وہ بھی ختم ہو جائیں گی اور تمام کاروبار جو آنوں اور دونیوں میں ہوتا تھا پیسوں میں ہونے لگے گا۔

● تری وینڈرم۔ یکم جولائی۔ بھارت کے سابق وزیر جنگ مسٹر کرشنا مینن نے کہا ہے کہ برطانیہ رن کچھ کے بارے میں جو سمجھوتہ کر رہا ہے اس سے بھارت کو نقصان پہنچے گا برطانوی وزیر اعظم مسٹر ولسن چاہتے ہیں کہ بھارت رن کچھ کے علاقے سے دستبردار ہو جائے تاکہ اس پر پاکستان کا قبضہ مکمل ہو جائے وہ یہاں اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے۔

تحریک جدید کے بقایاجات

اکثر جماعتوں کو تحریک جدید کے چندوں کے سال کے بقایاجات کے گوشوارے ارسال کئے جا چکے ہیں۔ جو جماعتیں رہ گئی ہیں ان کو بھی عنقریب ہی انشاء اللہ تعالیٰ گوشوارے ارسال کر دیئے جائیں گے۔ متعلقہ عہدیداران مہربانی فرما کر مجلس مشاورت کے فیصلہ کی تعمیل میں بقایاجات کا کم از کم نصف جلد از جلد وصول کرنے کی کوشش کریں اور یہ رقوم داخل خزانہ کراتے وقت اس بات کی ضرور تصریح کی جائے کہ یہ بقایاجات کی رقوم ہیں اور ان کی اسم وار تفصیل بھی وکالت مال کو ضرور بھجوا دی جائے۔

(نائب وکیل المال اوّل)

انصار اللہ کے ناظمین اضلاع کا تقرر

صدر محترم مجلس انصار اللہ نے مندرجہ ذیل اصحاب کا تقرر بطور ناظم ضلع ۳۱ دسمبر ۱۹۶۷ء تک منظور فرمایا ہے مجالس متعلقہ سے درخواست ہے کہ وہ ناظمین سے پوری طرح تعاون فرمائیں۔

نمبر شمار	نام ضلع	نام ناظم
۱۔	گجرات	مکرم ملک بشارت ربانی صاحب گجرات
۲۔	شیخوپورہ	" سید لال شاہ صاحب وار برٹن ضلع شیخوپورہ
۳۔	سرگودھا	" چوہدری رحمت علی صاحب مسلم ایم اے سرگودھا
۴۔	لاڑکانہ	" محمد انور صاحب ارڈ د۔ انور آباد
۵۔	منٹگمری	" کیپٹن ڈاکٹر عطاء الرحمن صاحب منٹگمری
۶۔	سیالکوٹ	" خواجہ محمد امین صاحب سمبڑیال ضلع سیالکوٹ
۷۔	پشاور	" چوہدری رکن الدین صاحب پشاور
۸۔	نواب شاہ	" حاجی عبدالرحمن صاحب رحمان آباد ضلع نواب شاہ
۹۔	ضلع خیرپور	" چوہدری نبی احمد صاحب جیمہ گوٹھ غلام محمد
۱۰۔	ضلع بہاولنگر	" چوہدری غلام نبی صاحب۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

میری بچی امۃ الجبار نے امسال ۵۹۱ نمبر لے کر فرسٹ ڈویژن میں میٹرک کا امتحان اور میرے لڑکے عبدالبصیر نے ۴۸۱ نمبر لے کر آٹھویں کا امتحان پاس کیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے ان بچوں کی اس کامیابی کو آئندہ کی کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

(امۃ الرحمن زوجہ ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب سنٹرل جیل ہسپتال مچھ)

۲۔ میں نے اس سال کراچی بورڈ سے ایف ایس سی کا امتحان دیا ہے احباب میری کامیابی کے لئے دعا کریں۔

(امۃ الکریم بقاپوری ۴/۱۰۶ ایبے سینیا لائنز کراچی)

۳۔ میری ہمشیرہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم خلیل احمد صاحب ٹیلی ماسٹر کلی سوالہ ضلع سیالکوٹ ایک لمبے عرصہ سے بعارضہ خرابی جگر اور معدہ بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب سے عاجزانہ دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ میری بہن کو جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسارہ بشریٰ بیگم اہلیہ مولوی غلام مصطفیٰ صاحب مرحوم)

۴۔ میری بھابھی جان محترمہ رضیہ اور صاحبہ اہلیہ سعود احمد صاحب عاطف امسال ایم اے فائنل کا امتحان دے رہی ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے انکی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (سعید احمد رشوہ)

تریاق اٹھرا علاج اٹھرا کے لئے مکمل کورس پندرہ روپے
نورِ نظر اولاد نرینہ کے لئے مکمل کورس پندرہ روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ہر شخص کو یہ حق حاصل نہیں کہ ہر کسی کی غلطی پر اسے علی الاعلان تنبیہ کرے

سمجھانا ہمیشہ علیحدگی میں چاہیئے اور اس بارہ میں خاص احتیاط سے کام لینا چاہیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز قرآن مجید کی آیت وَ اِذَا قِیْلَ لَہُ اتَّقِ اللّٰہَ اَخَذَتْہُ الْعِزَّۃُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُہٗ جَھَنَّمُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمِھَادُ (البقرہ ۲۰۷) (یعنی جب اسے کہا جائے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تو اپنی عزت کی پیچ انہیں گناہ پر آمادہ کر دیتی ہے پس اس قسم کے لوگوں کے لئے جہنم کافی ہے اور وہ یقیناً بہت برا ٹھکانا ہے) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالےٰ فرماتا ہے عجیب بات ہے کہ جب اسے کہا جائے کہ تم اللہ تعالےٰ سے ڈرو، تو تم دو کوڑی کے بھی آدمی نہیں تھے تمہیں تو جو کچھ ملا ہے اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس کے احسان کی وجہ سے ملا ہے تو اخذتہ العزۃ بالاثم اسے اپنی جھوٹی عزت کی پیچ گناہوں پر اور زیادہ دلیر کر دیتی ہے۔ اس کے دونوں معنے ہو سکتے ہیں یہ بھی کہ اس کے پہلے گناہوں اور شامت اعمال کی وجہ سے ننگ عزت کا جنون اس کے سر پر سوار ہو جاتا ہے اور اسے ہدایت سے اور زیادہ دور پھینک دیتا ہے اور یہ بھی کہ اپنی عزت کی پیچ اسے گناہوں کے لئے پکڑ لیتی ہے یعنی اس سے اور زیادہ گناہوں کا ارتکاب شروع کرا دیتی ہے فرماتا ہے۔ یہاں ممکن ہے تم لوگوں کو فریب دے لو۔ لیکن آخر جہنم تمہارا ٹھکانا ہے ولبئس المھاد۔ اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔ جہنم بے شک اگلے جہان میں ہے لیکن ایک جہنم ایسے انسانوں کے لئے اس جہان میں بھی پیدا کر دیا جاتا ہے جب شریف انسان مقابلہ میں کھڑے ہو جائیں تو انہیں ایسا جواب مل جاتا ہے کہ یہی دنیا ان کے لئے جہنم بن جاتی ہے۔ افسوس ہے کہ دنیا میں بہت سے لوگ صرف اس لئے اپنی اصلاح نہیں کر سکتے کہ جب انہیں ان کی غلطی بتائی جائے اور کہا جائے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تو اپنی ہتک عزت کے خیال سے وہ دیوانہ ہو کر بجائے نصیحت سے فائدہ اٹھانے کے ناصح کا مقابلہ کرنے لگ جاتے ہیں۔ مگر اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ جس کسی میں کوئی غلطی یا نقص دیکھے بازار میں کھڑے ہو کر اسے تنبیہہ کرنا شروع کر دے۔ سمجھانا ہمیشہ علیحدگی میں چاہیئے اور سمجھانے والے کو اپنی حیثیت اور قابلیت بھی دیکھنی چاہیئے کہ وہ جس شخص کو سمجھانا چاہتا ہے اسے سمجھانے کی اہلیت بھی رکھتا ہے یا نہیں تاکہ اس کا الٹا نتیجہ نہ نکلے غرض جہاں غلطی کرنے والوں کو برداشت کی طاقت اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے اور سمجھانے والے کی بات کو ٹھنڈے دل سے سننا چاہیئے۔ وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ سمجھانے والا احتیاط سے کام لے۔ یہ نہ ہو کہ وہ جس کو چاہے لوگوں میں ذلیل کرنا شروع کر دے۔ اس مثال کو حج کے ساتھ اس لئے بیان کیا گیا ہے کہ حج کی بڑی غرض قومی تفرقوں کو مٹا کر اتفاق و اتحاد اور محبت و یگانگت کے تعلقات کو بڑھانا ہے۔ مگر کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دنیا میں لڑائی جھگڑے اور فساد پیدا کرتے رہتے ہیں انہیں متوجہ کیا گیا ہے کہ جب خدا تعالےٰ ساری دنیا کو ایک مرکز پر جمع کرنا چاہتا ہے تو تمہیں بھی چاہیئے کہ وہ اتفاق و اتحاد قائم رکھیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی خاطر اپنے کینے اور بغض چھوڑ دیں۔ درحقیقت صحیح معنوں میں حج کرنے والا صرف وہی شخص کہلا سکتا ہے جو اس قسم کے فتنہ و فساد سے مجتنب رہے۔ لیکن جو شخص فساد کرتا اور بنی نوع انسان کو دکھ پہنچاتا ہے وہ اپنے عمل سے اس وحدت اور مرکزیت کو نقصان پہنچاتا ہے جس کو قائم کرنے کے لئے اسلام نے حج بیت اللہ کا حکم دیا ہے۔"

(تفسیر سورہ بقرہ ۵۵-۴۵۴)

کیفیت اور کمیت ہر دو لحاظ سے آپ کا نتیجہ کارنمایاں کی حیثیت رکھتا ہے

میں آپ کو اور آپ کے رفقاء کار کو صمیم قلب سے مبارکباد پیش کرتا ہوں!

ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول کے نام محترم خواجہ محمد عبد اللہ صاحب ڈویژنل انسپکٹر آف سکولز کا مکتوب

محترم خواجہ محمد عبد اللہ صاحب انسپکٹر آف سکولز سرگودہا ڈویژن نے مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے نام ایک مکتوب ارسال کر کے امتحان میٹرک میں سکول کے شاندار نتیجہ پر انہیں اور ان کے رفقاء کار کو مبارکباد پیش کی ہے۔ آپ کے ارسال کردہ مکتوب نمبر ۸۱۷۶ مورخہ ۱۸ رجون ۶۵ء کا ترجمہ درج ذیل ہے:-

"میں نے ابھی ابھی امتحان سیکنڈری سکول بابت ۱۹۶۵ء سے متعلق آپ کے سکول کے تفصیلی نتیجہ کا مطالعہ کیا ہے یہ دیکھ کر مجھے خوشی ہوئی ہے کہ کیفیت اور کمیت ہر دو لحاظ سے آپ کا نتیجہ فی الواقعہ ایک کارنمایاں کی حیثیت رکھتا ہے میں اس نہایت ہی شاندار نتیجہ پر آپ کو اور آپ کے رفقاء کار کو صمیم قلب سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

قبل ازیں مجھے آپ کے سکول میں آنے اور آپ کی ان قابل تحسین مساعی کا بچشم خود مشاہدہ کرنے کا موقع ملا تھا جو آپ مذہبی تعلیم کے سلسلہ میں اور بالخصوص قرآن مجید باترجمہ پڑھانے کے خصوصی اہتمام کے سلسلہ میں بروئے کار لا رہے ہیں۔

اسلامی خطوط پر تشکیل کردار کی مضبوط بنیاد اور بلند تعلیمی معیار جس کا امتحان سیکنڈری سکول ۱۹۶۵ء میں آپ کا نتیجہ بہر طور آئینہ دار ہے ہر دو ایسے امتیازی خصائص ہیں جو آپ کے ادارہ کو ڈویژن بھر میں ایک لاثانی ادارہ بنا دیتے ہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ آپ اور آپ کے رفقاء کار اپنی مساعی جمیلہ کو اور اس بے لوث قومی خدمت کے سلسلہ کو جو آپ بجا لا رہے ہیں پہلے سے بھی بڑھ کر جذبہ و جوش کے ساتھ جاری رکھیں گے اور آئندہ اس سے بھی بلند تر معیار قائم کر دکھائیں گے۔ (دستخط خواجہ محمد عبد اللہ)

ڈویژنل انسپکٹر آف سکولز۔ سرگودہا

راولپنڈی کے اجتماع انصار اللہ کا التواء

بعض وجوہ کی بناء پر مجلس انصار اللہ راولپنڈی کا ذیلی اجتماع جو ۹، ۱۰، ۱۱ جولائی کو منعقد ہو رہا تھا ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اب یہ اجتماع انشاء اللہ جولائی کے آخر یا اگست کے شروع میں ہوگا۔ تاریخوں کا اعلان بعد میں کیا جائیگا مجالس مطلع رہیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تعمیر جامع مسجد ربوہ

اس مسجد کی تعمیر کے چندہ کے متعلق نظارت بیت المال کی طرف سے جو اعلان اخبار الفضل مورخہ ۳ رجون ۱۹۶۵ء اور مورخہ ۸ رجون ۱۹۶۵ء میں شائع ہوئے ہیں وہ منسوخ کئے جاتے ہیں۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

(عبد الحق رامہ ناظر بیت المال ربوہ)

ضروری اعلان

۱۰ جون ۱۹۶۵ء کے بل ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ براہ مہربانی جملہ ایجنٹ صاحبان اپنے اپنے بلوں کی رقم ۱۰ رجولائی ۱۹۶۵ء تک ضرور بھجوا دیں ورنہ دفتر ہذا مجبوراً بنڈلوں کی ترسیل روک دے گا۔ (مینیجر الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴